

[تاریخ: ۰۱/۰۶/۲۰۲۳]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتوہ نمبر: ۵۲۹]

سوال

جو چیز انسان کے پاس نہ ہو لیکن وہ کسی کو تصویر دکھاتا ہے کہ یہ چیز میں آپ کو بیچ رہا ہوں یا بیچنا چاہتا ہوں یا کسی ویب سائٹ سے اس کا تعارف کرواتا ہے، لیکن فی الوقت اسکے پاس وہ چیز نہ ہو لیکن اس نے اشتہار وغیرہ کے ذریعے آن لائن اسکو سیل پر لگایا ہو تو کیا اس طرح کسی چیز کو بیچنا یا خریدنا جائز ہے؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

یہ اس صورت میں جائز ہے کہ جو چیز آپ دکھا رہے ہیں، سودا ہونے کے بعد وہی چیز ہی ان کو مہیا کریں گے، پھر اس میں دو نمبری نہیں ہونی چاہیے، کہ آپ دکھائیں کچھ اور دیں کچھ اور اگر دو نمبری کی ہے تو اس میں غرر (دھوکا) آجائے گا جس کی وجہ سے یہ ناجائز کام ہو جائے گا۔ جو چیز آپ نے تصویر پہ دی ہے جو صفات بیان کی ہیں وہی چیز ان کو دینی ہے تو اس کو بیع سلم بھی کہتے ہیں۔

صحابہ کرام بیان کرتے ہیں:

"إِنَّا كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ". [صحیح البخاری: ۲۲۴۳]

”ہم رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں گندم، جو منقہ اور کھجور میں بیع سلم کرتے تھے۔“

شام کے تاجر آتے تھے مدینہ میں تو وہ گندم کی صفات بیان کر دیتے تھے کہ یہ اس اس جنس کی ہے اور اس کی جنس کے بعد اس کا وصف جس طرح کا ہو گا وہ بھی بیان کر دیا جائے، اس کا ریٹ کیا ہو گا اور اتنی گندم یعنی گندم کی مقدار کتنی ہوگی، اور اس کے ڈلیور کرنے کی ڈیٹ کیا ہے؟ یہ چیزیں طے ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔



رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے دو تین سال کی معیاد پر کھجوروں کے متعلق پیٹنگی رقم ادا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

"مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ". [صحیح البخاری: ۲۲۴۰]

”جب کوئی کسی چیز کے متعلق بیع سلم کرے تو معین ماپ معین وزن اور معین میعاد ٹھہرا کر کرے۔“

لیکن جب یہ چیز طے ہو چکی ہے پھر اس آدمی کو یہ آگے بیچنے کی اس وقت اجازت ہوگی جب وہ چیز اس کے قبضے میں آجائے گی اور یہ جو اس آدمی سے بات کر رہا ہے جو اپنی ویب سائٹ پر یہ چیز دکھا رہا ہے اس کے صفات بھی بیان کی گئی ہیں اور اسی کو ہی اس نے آگے فروخت کرنا ہے تو یہ بیع سلم کے زمرے میں آتی ہے اور بیع سلم جب ہو جائے تو جب تک دوسرے فریق کا اس پر قبضہ نہ ہو جائے وہ اس کو آگے بھیجنے کا مجاز نہیں ہے بیع سلم کی حد تک تو جائز ہے کہ آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اس کی آپ صفات بیان کر دیں تو وہ ہی چیز مہیا کر دی جائے لیکن جب تک دوسرے فریق کے ہاتھ میں نہیں آجاتی وہ اس کو آگے نہیں بھیج سکتا ہے۔ جیسا کہ آج کل ڈراپ شپنگ کی ایک صورت بھی عام ہے اس میں چونکہ ڈراپ شپر کے قبضہ اور ملکیت میں چیز نہیں آتی، لہذا وہ صورت جائز نہیں ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالحنان سامرودی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

